ختم النبوّت ازروئے قرآن کریم

(از مولوی نور الٰہی صاحب گھر جاکھی ضلع شیخوپورہ پنجاب)

"مسئلہ ختم نبوت مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔ یہانتک کہ مرزا صاحب بھی اس مسئلہ میں علماء اسلام سے متفق تھے چنانچہ مرزا محمود پسر مرزا صاحب متوفی نے خود تسلیم کیا ہے کہ ۱۹۰۱ء تک حضرت مرزا صاحب ختم نبوت بمعنے عام کے قائل تھے۔ مگر چند دنوں بعد جب آپ کو نبوت کا شوق ہوا اور ختم نبوت بمعنے عام سے انکاری ہو گئے تو اُن کے جواب کی ضرورت ہوئی چنانچہ ان کا جواب درج ذیل ہے۔" (مدیر)

(۱) پہلی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ سب تعریف ہے اُس کیلئے جو تمام دنیا کا رب واحد ہے۔ یعنی پرورش کرنے والا ہے بلا استثنار تمام مخلوقات کا رب ہے کوئی فرد بھی باہر نہیں۔

(۲) دوسری آیت وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ یہ قرآن مجید تمام عالمین کے لئے ہے۔ قرآن مجید تمام دنیا کیلئے ہدایت ہے۔ کسی ملک یا قوم کے ساتھ مخصوص نہیں۔ سب دنیا کیلئے اس نے اپنے دروازہ کو کھولدیا۔

(۳) تیسری آیت اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ مکہ شریف تمام دنیا کیلئے قیامت تک ہے۔ دنیا کا ایک فرد بھی اس سے باہر نہیں ؎

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا — خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل سے مشیت نے تھا اس کو تاکا — کہ اس گھر سے اُبلے گا چشمہ ہدیٰ کا

(۴) چوتھی آیت وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

جس طرح سب جہاں کا خدا ایک ہے .... رب العالمین

قرآن سب دنیا کے لئے ایک ہے تا قیامت ... ذکرٌ للعالمین
قبلہ ایک ہے تمام دنیا کے لئے تا قیامت ... ھدی للعالمین
نبی ایک ہے تمام دنیا کے لئے تا قیامت ... رحمۃ للعالمین

(۵) تشریح خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی۔

یا ایھا الناس ان ربکم واحد۔ وابا کم واحد۔ ودینکم واحد۔
ونبیکم واحد۔ لا نبی بعدی۔ (کنز العمال)

کہ اے میری امت کے لوگو یاد رکھو تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے۔ تمہارا دین ایک ہے تمہارا نبی بھی ایک ہی ہے۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(۶) حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کیف تختلف ھذہ الامۃ وکتابھا واحدٌ ونبیھا واحد وقبلتھا واحدۃ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۳۹) کہ یہ امت کس طرح مختلف ہو سکتی ہے جبکہ ان کی کتاب ایک ہے اور نبی بھی ایک ہی ہے اور قبلہ بھی ایک ہی ہے۔

معلوم ہوا کہ جب دوسرا نبی آجائے تو امت بھی اور ہو جاتی ہے۔ پہلے نبی کی امت نہیں رہتی۔ دوسرا نبی ماننا باعث اختلاف ہے۔

(۷) **پانچویں آیت** قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔

یعنی اُن تمام لوگوں کو کہدو کہ میں نہ ایک دو کیلئے نہ کسی خاص قوم کیلئے اور نہ کسی خاص ملک کیلئے بلکہ دنیا کے ہر گوشہ کیلئے اور ہر زمانہ کیلئے مبعوث ہو کر آیا ہوں۔" (آخری لیکچر صفحہ پر مرزا صاحب نے ایسا ہی لکھا ہے)

(۸) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تشریح فرمادی ہے۔

انا رسول من ادرکت حیًا ومن یولد بعدی (کنز العمال جلد صفحہ ۲۲۹ طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

کہ میں اُن تمام لوگوں کیلئے رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں۔ اور اُن کے لئے بھی میں ہی رسول ہوں جو میرے بعد پیدا ہونگے۔

(۹) ترجمہ جو مرزا صاحب نے کیا ہے "یعنی لوگوں کو کہدے کہ میں تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں نہ صرف ایک قوم کیلئے" (ضمیمہ چشمہ معرفت صفحہ ۱۶ و چشمہ معرفت صفحہ ۶۸)

(۱۰) **چھٹی آیت** اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے توراۃ وانجیل کی طرح کسی دوسرے (نبی) کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ اپنی کامل تعلیم کا تمام دنیا میں اعلان کر دیا۔ اور فرمایا۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الخ (براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۴)

اس آیت میں اکمال دین بھی آگیا اور اتمام نعمت بھی اور اس کے بعد رَضِيتُ بھی فرما دیا گیا۔ اس لئے آپ خاتم النبیین ہوئے اور آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس کو مقام نبوت پر کھڑا کیا جائے۔ ورنہ ماننا پڑیگا کہ آپ کا دین ناقص تھا جس کیلئے دوسرا نبی مبعوث کیا جائے اور وہ دین کو پورا کرے۔

(۱۱) علامہ ابن کثیر اس آیت کے تحت میں فرماتے ہیں۔

هذا اكبر نعم الله تعالى على هذه الامة حيث اكمل الله تعالى دينهم ولا يحتاجون الى دين غيره ولا الى نبي غير نبيهم صلوة الله وسلامه عليه ولهذا اجعله الله خاتم الانبياء (ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۹)

کہ یہ اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہے اس امت پر کہ اس نے ان کیلئے ان کے دین کو کامل فرمایا۔ اب وہ نہ کسی دین کے محتاج ہیں اور نہ کسی دوسرے نبی کے سوا اپنے نبی کے۔ یہ اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء بنایا۔

(۱۲) مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

"فلا حاجة لنا الى نبي بعد محمد صلى الله عليه وسلم" (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰)

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم کو کسی اور نبی کی حاجت نہیں۔

(۱۳) **ساتویں آیت** وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ جو مرزا صاحب نے کیا ہے۔" یعنی ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کرنے کیلئے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کیجائے۔ پس جیسا کہ خدا تعالےٰ تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں (چشمہ معرفت ص۹۵ اور ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۲)

(۱۴) **آٹھویں آیت** وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

یعنی ہم نے تجھ کو نہیں مبعوث کیا مگر اس لئے کہ اب تمام دنیا کیلئے ایک ہی نبی کی ضرورت تھی اور دنیا اس بات کی محتاج تھی کہ بجائے علیحدہ علیحدہ نبی اور رسول آنے کے ایک ہی نبی آئے جو کامل اور مکمل ہو اور آیندہ کیلئے صرف اسی کے وجود پر تمام دنیا کی ہدایت و نجات کا مدار ہو جس کے توسط سے لوگ اس خالق حقیقی تک پہنچیں اس لئے ہم نے تجھ کو اس کام کے لئے چُنا اور تمام لوگوں کیلئے قیامت تک بشیر و نذیر بنا کر مبعوث کیا۔

شاید امت مرزائیہ کیلئے آپ کی رسالت کافی نہ ہو اس لئے کسی دوسرے نبی کو پنجاب میں جنم لینا پڑا۔

(۱۵) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اعلان فرما دیا۔

اُرسلت الی الخلق کافۃً وختم بی النبیّون۔ (صحیح مسلم)

کہ لوگو سن لو۔ میں تمام جہان کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں اور تمام نبیوں کا مجھ پر خاتمہ ہو گیا۔ اب کوئی نبی نہ ہوگا۔

(۱۶) **نویں آیت** هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔

کہ وہ ذات بابرکت جس نے اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین حق کے بھیجا تاکہ غالب کرے اُسکو اوپر تمام ادیان کے۔

(۱۷) **دسویں آیت** | تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

یعنی مبارک ہے وہ ذات جس نے قرآن مجید اپنے بندے پر نازل فرمایا تاکہ تمام جہان والوں کیلئے نذیر بنے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ کی بعثت تمام عالم والوں کے لئے عام ہے۔ اور عموم بعثت سے ختم نبوت کا ثبوت لازم ہے۔

(۱۸) ترجمہ جو مرزا صاحب نے کیا ہے۔ "یعنی ہم نے اس لئے بھیجا ہے کہ تمام دنیا کو ڈرا دے۔" (چشمہ معرفت ص۶۸)

(۱۹) **گیارھویں آیت** | وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ۔

ترجمہ جو مرزا صاحب نے کیا ہے۔

"اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت دونگا اور تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا تمہیں اس پر ضرور ایمان لانا ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہو چکے تھے۔ یہ حکم ہر نبی کی امت کیلئے ہے کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاؤ۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے خدا تعالےٰ اُن کو ضرور مواخذہ کریگا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۳۱ و مجموعہ ص۴۹۸)

اس آیت میں ثُمَّ جَآءَكُمْ کے الفاظ قابل غور ہیں۔ ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیاء کے بعد تشریف لانے کو لفظ ثُمَّ کے ساتھ ادا کیا گیا ہے۔ اس لئے ثُمَّ جَآءَكُمْ کے یہ معنے ہونگے کہ تمام انبیاء کے آنے کے بعد سب کے آخر میں آپ تشریف لائینگے۔

(۲۰) **بارھویں آیت** | وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ

وَمِنْ نُّوحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا۔ لِیَسْئَلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَاَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ (احزاب ع ۱۷)

اور یاد کرو جب ہم نے آپ سے اور سب انبیاء سے عہد لیا کہ ہر صادق کو اس کے صدق پر سوال ہوگا اور کافروں کو جہنم کی مار ہوگی۔

(۲۱) اس آیت کی تفسیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہے۔

عن ابی ھریرۃ فی قوله تعالیٰ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ قال النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول النبیین فی الخلق واٰخرھم فی البعث فبدء بی قبلھم۔ (ابن کثیر جلد ۸ صـ۲۲)

حضرت ابوہریرہ اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدائش میں سب نبیوں سے پہلے تھا اور اس عالم بعثت میں سب سے آخر ہوں۔ اسی لئے یعنی پیدائش کے لحاظ سے خدا تعالےٰ نے اس آیت میں میرا نام پہلے لیا ہے۔

(۲۲) **تیرہویں آیت** | وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (پ ۲۲)

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج فرمایا۔ کہ جس طرح آسمان میں ایک ہی سورج ہے اسی طرح زمین میں بھی ایک ہی سورج ہے جس کی روشنی قیامت تک رہیگی۔

(۲۳) مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

"واعلم انه خاتم الانبیاء ولا یطلع بعد شمسه الا نجم التابعین الذین یستفیضون من نوره (حمامۃ البشریٰ صـ۹۶)

اور جان لو کہ وہ خاتم الانبیاء ہے اور اس کے سورج کے سوا ستاروں کے جو اسی کے صحابی ہیں اور اس کے نور سے مستفیض ہوتے ہیں کوئی اور سورج طلوع نہیں کر سکتا۔

شمس الھدیٰ طلعت لنا من مکة — عین الندیٰ نبعت لنا بحراء

(۲۴) آپ نے فرمایا اصحابی کالنجوم ۔ کہ میرے صحاب مانند ستاروں کے ہیں ۔ پس آپ کے بعد کوئی سورج طلوع نہیں ہوگا۔

قادیانی دوست کہتے ہیں کہ سورج کیلئے چاند بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا مرزا صاحب چاند ہیں ۔ اس کا جواب بھی سنئے ۔ اس سورج کا تو ایک چاند ہے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین چاند ہیں ۔ جیسا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔

(۲۵) قالت رأیت ثلثۃ اقمار (موطا امام مالک جلد ا ص۲۳۱)

کہ میرے حجرے میں تین چاند گرے ہیں ۔ ایک خود اور شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(۲۶) **چودھویں آیت** | مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْمًا۔

ترجمہ جو مرزا صاحب نے کیا ہے۔

"یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں ، مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنیوالا نبیوں کا ۔

یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا" (ازالہ اوہام ص۶۳۳ ۔ مجموعہ ص۱۰۵)

(۲۷) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی ہے ۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ (کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا)

(۲۸) مرزا صاحب اس تفسیر نبوی کی تائید فرماتے ہیں۔

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمّی نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسّر نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین

(حمامۃ البشریٰ ص۳۴ ومجموعہ ص۱۶۵)

کیا تم نہیں جانتے (اے بے سمجھ مرزائیو) کہ خدا رحیم کریم نے ہمارے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کو بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر لا نبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور طالبین حق کیلئے یہ بات واضح ہے :۔

(۲۹) قد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبیین (حمامۃ البشریٰ ص۳۴)

"بیشک آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ تعالےٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا۔"

(۳۰) حضرت ابوبکر صدیق نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔ قد انقطع الوحی وتم الدین۔ وحی منقطع ہوگئی اور دین پورا ہوگیا۔ (مشکوٰۃ جلد ۴ ص۳۷)

(۳۱) ام ایمن نے آپ کی وفات پر کہا۔ ان الوحی قد انقطع من السماء۔ بیشک اب آسمانی وحی منقطع ہوگئی۔ (مشکوٰۃ جلد ۴ ص۳۴۶)

(۳۲) خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا۔

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی)

"بیشک رسالت اور نبوت منقطع ہوچکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔"

(۳۳) علامہ ابن جریر فرماتے ہیں۔

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الذی ختم اللہ النبوۃ فطبع علیہا فلا تفتح لاحد بعدہ الی قیام الساعۃ۔ (ابن جریر جلد ۲۲ ص۱۲)

"کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین یعنی ایسا رسول کہ جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی۔ پس وہ آپ کے بعد قیامت تک کسی پر نہ کھولی جائیگی۔"

(۳۴) علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

فھذہ الآیۃ نص فی انہ لا نبی بعدی۔ (ابن کثیر جلد ۸ ص۹۰)

"کہ یہ آیت نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔"

(۳۵) علامہ زمخشری فرماتے ہیں۔ لا ینبأ احد بعدہ (کشاف ص۲۵)
کہ آپ کے بعد کوئی نبی بنایا ہی نہ جائیگا۔

(۳۶) امام راغب فرماتے ہیں۔
وخاتم النبیین لانہ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیئہ۔(مفردات ص۱۴۲)
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ نے تشریف لاکر نبوت کو تمام فرمایا۔" (باقی)

کسوف مرزا

"مرزا صاحب اور مرزائی صاحبان آجتک بھی روایت کسوف کو پیش کیا کرتے ہیں۔ اُن کی سیری کیلئے بالاستیعاب بحث کی ضرورت تھی۔ قابل مضمون نگار منشی عبداللہ معمار امرتسری نے مفصل کی ہے۔ پہلے روایت کے حسن و قبح پر بحث کی۔ دوم لغت حدیث کی رو سے اس کی تحقیق کی ہے کہ ایسے الفاظ کے کیا معنے ہیں۔ پھر اس روایت کا مرزا صاحب کے حق میں نہ ہونا بتایا ہے۔

مرزا صاحب کو جب بتایا کہ ہر چھتیس سال کے بعد یہی دور اسی ماہ رمضان میں آتا ہے۔ چنانچہ اس قانون فلکی کے مطابق پہلے بھی ایسے گرہن ہوتے رہے۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے کہنا شروع کیا کہ گو پہلے بھی ایسے گرہن ہوتے رہے لیکن اُس وقت کوئی مدعی نہ تھا اس لئے یہ گرہن میرے ہی لئے ہیں۔ اس عذر کا جواب قابل نامہ نگار نے پہلے بھی دیا ہے اور آج بھی دیتے ہیں۔" (مدیر)

دوسرا جواب لیکن اگر بفرض محال چند منٹ کیلئے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مہدی کے وقت ہونے والا خسوف کسوف خارق عادت نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا نرالا پن صرف اتنا ہی ہے کہ اس وقت ایک مدعی رسالت و نبوت موجود ہوگا تو بھی انہی کی اس پیش کردہ قابل مضحکہ دلیل کی رو سے ان کا غیر صادق ہونا